

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول [illegible]

نمبر ۴۴ - جلد ۴ — لودیانہ ۲ نوامبر ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

مبارک کون ہیں

مبارک کون ہیں جو ہیں دل کے غریب — کہ ہو شاہی عرش اُنھیں کو نصیب
مبارک وہ ہیں جو ہیں غمگین و زار — کہ [illegible] گے تسکین و صبر و قرار
مبارک وہ ہیں جو ہیں بردِ حلیم — کہ وارث زمیں کے وہ ہونگے فہیم
مبارک ہیں باجد طرزِ نکو - — سچائی کے بھوکے پیاسے ہیں جو
کہ آسودہ بیشک کئے جائینگے — حروفِ الم حک کئے جائیں گے
مبارک جو ہیں رحم دل نیک خواہ — کہ ہم رحم اُن پہ ہوگا بلا اشتباہ +
مبارک وہ ہیں جو کہ ہیں دل کے پاک — کہ دیکھینگے خالق کو بےخوف و باک
مبارک جو ہیں صلح جو صلح کار — کہ کہلائینگے ابنِ پروردگار +
مبارک ہیں جو راستی کے سبب — ستائے ہیں جاتے بجوشِ غضب
کہ افلاک کی بادشاہت تمام — اُنھیں کی ہو میراث اے نیکنام
مبارک ہو تم اور فرخندہ فال — کہ میرے سبب جب بصد قیل و قال
کریں لعن و طعن اور ستائیں تمھیں — بُری باتیں حق میں تمھارے کہیں
ہو تم شادمان اور خوش بیشک — تمھارا بڑا اجر گردوں پہ ہے +
کہ نبیوں کو جو تم سے تھے پیشتر — ستایا یوں ہی سب نے ہو سر بسر

خداوند کی دعا

ہو ہمارا آسمانی باپ تو - — تیرے نام پاک کی تقدیس ہو
آئے تیری سلطنت اے ذوالجلال — ہوویں ہم خوشحال اور فرخ فال
آسماں پر جیسی ہو مرضی تیری - — ہو زمیں پر بھی الٰہی ویسی ہی
آج کی روٹی ہمیں کر دے عطا — بخش تقصیریں ہماری اے خدا
اپنے ہم تقصیرداروں کو معاف — جس طرح سے کرتے ہیں اے ذوالعطاف
امتحاں میں ہمکو مت ڈال اے خدا — بلکہ تو ہر اک بدی سے لے بچا
کیونکہ قدرت بادشاہت اور جلال — دائماً تیرا ہی ہے اے بے ہمال

غزل

عالم کی زندگی کا سہارا مسیح ہے — بیشک خدا کے پاک کا پیارا مسیح ہے
توریت میں زبور میں ساری کتابوں میں — جسکا لکھا ہوا ہے اشارا مسیح ہے -
موسیٰ بھی اور حضرت داؤد [illegible] — کہتے ہیں بادشاہ ہمارا مسیح ہے -
اتری فلک سے بن کے کبوتر خدا کی روح — روشن ہو جس سے سب وہ ستارا مسیح ہے
روح القدس بھی دل میں ہمارے یوں کہتی ہے — جیسے فلک پہ انجمن آرا مسیح ہے -
دیتا تمھیں خبر ہے یہ عاجز سمجھو — ہر حال میں شفیع تمھارا مسیح ہے

نورافشاں

افسوس کہ باوجودیکہ سلطان روم نے اقرار کیا تھا کہ اب ظلم نہ ہونے پاویگا مگر اُس اقرار کا کچھ نتیجہ نہ نکلا بلکہ روز بروز ظلم بڑھتے گئے چنانچہ جیسا کہ ظلم و ستم و جور و جفا بلگیریہ میں ترکوں کے ہاتھ سے سرزد ہوئی ویسے ہی اب سرویہ میں ترکوں نے ظلم برپا کر رکھے ہیں یعنے علاقہ سرویہ میں جہاں جہاں ترک پہونچتے جاتے ہیں راستہ میں مواضعات کو آگ لگا کر تو وہ خاک سیاہ کرتے جاتے ہیں اور جو لڑائی میں اُنکا مخالف زخمی ہو کر گرتا ہے اُس کو نہایت بے دردی سے مارتے ہیں +

ایک صاحب ولیا نامی بیان کرتے ہیں کہ مینے ایسے ویسے تین مظلوموں کو دیکھا جن کو ترکوں نے رسیوں سے جکڑ کر درختوں سے باندھ دئے تھے اور نیچے اُن کے آگ لگا دی تھی اُن کے پانوں بھسم ہو کر کوئلہ ہو گئے تھے

اور اُنکے چہرے حدموں کے مارے بدشکل ہوگئے تھے اور علاوہ اسکے ترک اس سے بھی زیادہ ظلم کرتے ہیں جسکا بیان نہیں ہو سکتا *

—— اخبار اسٹانڈرکا کارسپانڈنٹ لکھتا ہی کہ نہایت ہی افسوس سے لکھا جاتا ہی کہ ترک لڑائی کے وقت اور بعد لڑائی کے بڑے بڑے ظلم اور حرکات ناشایستہ کرتے ہیں اگر عورت اُنکے قابو میں آجاتی ہی تو اُسکی بُری طرح سے آبروریزی کرتے اور پھر اُسکو قتل کرڈالتے ہیں۔ روس کے والنیٹر اگر لڑائی میں پکڑے جاویں تو اُن کو درختوں سے باندھ کر آگ سے جلا دیتے ہیں *

ترکوں کے ظلموں کا اب کچھ ٹھکانہ نہیں رہا ہی کیونکہ سرویہ والوں کے کیمپ میں چند ایسی لڑکیاں پہونچائی گئی ہیں کہ جنکا دم نہیں نکلا تھا اور سسکتی تھیں اُنکے ساتھ یہہ ظلم ہوا کہ ترکوں نے اُنکے سر سے پیر تک کھال اُتار لی تھی فقط گوشت اور ہڈیاں رہ گئی تھیں اگر وے صرف جان ہی سے ماری جاتیں تو اُنپر یہہ سخت عذاب نہ ہوتا *

رات کے وقت سرویہ والے ترکوں کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ اب ترک کہاں ہیں کیونکہ وے جہانتک پہونچ جاتے ہیں مواضعات کو پھونکتے جاتے ہیں۔ رات کے وقت چاروں طرف آگ لگی ہوئی نظر آتی ہی *

اگر سلطان روم اپنے اقراروں کو اس طرح سے پورا کرتا ہی تو گورنمنٹ انگلشیہ کو ہرگز مناسب نہیں کہ اُسکی معاونت کسیطور سے کرے *

—— ہفتہ ہذا کے چند اخبارات سے واضح ہوتا ہی کہ انڈیا گورنمنٹ کی خواہش ہی کہ درجہ اول کے رئیسوں میں سے کوئی رئیس پانسو آدمی سے زیادہ اپنے ہمراہ دربار دہلی میں نہ لاوے۔ انڈیا گورنمنٹ کا ارادہ ہی کہ منشور شہنشاہی کے مشتہر کرنے کے دن تمام قلمرو برٹش انڈیا میں خوشی کیجاوے۔ بموجب اس منشا کے بنگال گورنمنٹ نے یہہ ٹھہرایا ہی کہ کلکتہ میں اُس روز خوب دھوم دھام کیجاوے اور اس کام کے واسطے جناب لفٹنٹ گورنر نے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہی اور اُن کی خواہش ہی کہ کلکتہ کے یورپین اور ہندوستانی لوگ ملکر اپنے پاس سے بھی کچھ دیویں اور اُسکا اہتمام کریں۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پسند کرتے ہیں کہ اس پندرہ ہزار روپیہ سے میدان میں آتش بازی اور روشنی کیجاوے۔ اور کمشنر پولیس چاہتے ہیں کہ حضرات کلکتہ اس کام میں مدد کریں *

روٹر کمپنی کا ارادہ ہی کہ جب دربار دہلی ہو تو ایک دفتر تار کا دہلی میں اُسوقت تک رکھے جب تک کہ دربار رہے *

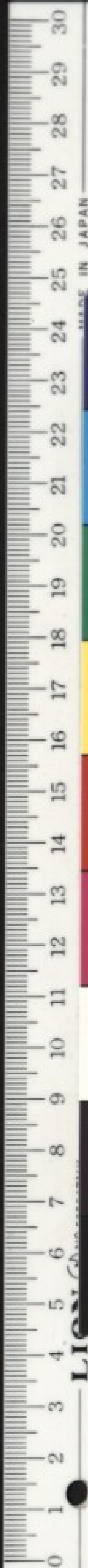
اخبار بمبئی گزٹ تحریر کرتا ہی کہ سر البرٹ اوڈ صاحب جنکا عہدہ گاپر کنگ آف آرم کا ہی اُنکو دربار دہلی کا انتظام سپرد ہوگا۔ یہہ صاحب انگلستان سے ہندوستان میں دو تین ہفتہ میں داخل ہونگے۔ یہہ قرنائی بجانے والے جو اپنے ساتھ لاوینگے اُنکو ہندوستانی دیکھ کر نہایت ہی خوش ہونگے *

اخبار انگلشمین تحریر کرتا ہی کہ مسٹر میور ہڈ صاحب جو بے نظیر مصور ہیں وہ دربار دہلی میں آئینگے اور ہر یک رئیس کی تصویر اُتارینگے *

اب اُن اہل اسلام کو جو روم کے ظالموں کیواسطے چندہ جمع کرتے ہیں مناسب ہی کہ اپنے ملک کے شہنشاہ کی تقریب میں جتنا چاہیں خرچ کرکے خوشیاں منائیں *

مسیح پر ایمان رکھنے کا بیان

ایمان کی خاصیت اور اُس کی حد۔ پاک کلام کے ہر ایک ورق میں عمدہ علامات ایمان کی بیان کی گئی ہیں اور جو تاثیرات اُس کی گروہا گروہ خلقت نے بیان کی ہیں وے سب بجا ہیں۔ لیکن جب بیان ہیں کے جب تک مسیح پر ایمان نہ ہو تب تک فی الحقیقت انسان خدا کے غضب میں مبتلا رہتا ہی۔ اسی واسطے ہر ایک آدمی کو مناسب ہی کہ پاک کلام میں تلاش کرے کہ ایمان کی خاصیت کیا ہی اور حد اُس کی کہاں تک ہی۔ اس کی خاصیت کا بیان اسطرح پر ہی کہ انجیل مقدس میں خداوند مسیح نے بعضے شخصوں کے ایمان کی تعریف کی اور بعضوں کو بے ایمانی پر تنبیہ۔ جب یے دونوں باتیں انسان کی سمجھ میں بخوبی آجاویں تو ایمان کی خاصیت اور بے ایمانیوں کی غلطیوں سے بخوبی آگاہ ہوجاویگا اور بہت سے تردد اور بدعات جن کی بابت جھگڑے واقع ہوتے ہیں بالکل دفع ہوجاوینگے۔ پہلی مثل جو ہم اس وقت انجیل میں سے تمہارے فایدے کے لئے ذکر کرتے ہیں وہ صوبہ دار کی حکایت متی کے آٹھویں باب میں سے ہی۔ اس صوبہ دار کے گھر میں اُس کے نوکروں میں سے ایک شخص بیمار تھا اُس نے اُس کی بیماری پر رحم کرکے بطور غمخواری مسیح کی خدمت میں آکے التجا کی کہ آپ میرے نوکر پر رحم کریں اور میں اُسکو ادھرنگ کی بیماری میں تڑپتا چھوڑکر آیا ہوں۔ اس صوبہ دار کے دل میں مسیح کی قوت شفا بخشی اور رحم پر ایسا ایمان تھا جس سے محروم ہونے کی شک بالکل دل میں نہیں تھی اور مسیح کے ہمنشین بالکل ان باتوں سے ناواقف





تھے۔ خداوند مسیح نے اُس کو فرمایا کہ چل میں آکر اُسے آرام دیتا ہوں اِس ایماندار کے لحاظ نے منظور نہ کیا کہ ایسا بڑا آدمی اُس کے غریبخانہ میں آوے اور ایسی تکالیف فضول اپنے آپ پر اُٹھاوے اِس واسطے عرض کی کہ اے خداوند یہیں پر ذرہ زبان سے کہہ دے کہ میرا نوکر اچھا ہو جاوے اور مجھ کو تیری قوت شفا بخشی پر اِس قدر یقین ہے جس قدر اپنے سپاہیوں پر حاکم کر کے اپنے کام بے روک ٹوک لے لینیکا اختیار ہے۔ جب یسوع نے اُسکی یہہ باتیں سُنیں تو متعجب ہو کر اُس رومی صوبہ دار کے ایمان کی تعریف کی۔ باوجودیکہ وہ یہودیوں کی نظر میں نہایت حقیر تھا اُس کے ایمانکی بڑائی سب لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے اور نجات کے مقدمہ میں اُس فضل کو قیام بخشنے کے لئے یسوع نے اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسا بڑا ایمان میں نے اِسرائیلیوں میں بھی نہیں پایا۔ میں تمھیں کہتا ہوں کہ بہت لوگ پورب اور پچھم سے ایسے ہی ایمان کے ذریعہ سے آوینگے اور ابرہام اور اِسحاق اور یعقوب کی گود میں آسمانی بادشاہت میں بیٹھینگے۔ اب خیال کرو کہ اِس صوبہ دار کے ایمان کی خاصیت کیا تھی اصل میں اتنی ہی بات ہے کہ اُس نے اپنے دل میں یقین کیا کہ قوت اور بھلائی مسیح کی ایسی بے حد ہے جس پر توکل کرنے سے ہر کام میں امداد اور ہر بلا سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔ بس سچے ایمان کے یہی معنے ہیں کہ مسیح کی قدرت اور اُس کے منصب پر واسطے مدد اور نجات روحانی موت کے بھروسا رکھے۔ یہی مسئلہ ایک دوسری مثل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک عورت ذات کی کنعانی اپنے گرد نواح میں مسیح کے آنے کی خبر سنکر دوڑ کر اُس کے پاس آئی اور چلاکے بولی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھ پر رحم کر میری بیٹی دیو کے آسیب سے تکلیف شدید میں پڑی ہے مسیح نے اُس کے چلانے پر جواب نہ دیا بلکہ کہا کہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی چھینکر کتوں کو ڈالوں کیونکہ سارے یہودی لوگ بُت پرستوں کو خدا کی نظر میں ناپاک جانکر کتّے سے بھی حقیر سمجھتے تھے۔ اُس عورت نے تس پر بھی مسیح کا کہنا قبول کیا اور کہا کہ ہاں خداوند سچ ہے لیکن کتّا بھی جو اُس کے مالک کے دسترخوان سے ٹکڑے گرتے ہیں کھاتا ہے مجھ پر تو ویسا ہی رحم کر جیسے کتّے اپنے مالک کے ہاتھ سے دیکھتے ہیں۔ فیاضی کے ہزاروں معجزے تو یہودیوں میں دکھلائے ہیں اُسی میں سے مجھ کمترین پر بھی ذرہ عنایت فرما۔ تب مسیح نے جواب دیا کہ اے عورت تیرا ایمان بڑا ہے جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہوگا یہہ حال متی کے پندرھویں باب میں لکھا ہے اِس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ توکل میں پائداری اور مدد رہائی کیواسطے مسیح پر تکیا بھروسا ہی کامیاب ہے۔ دیکھئے کس قدر یاس اور نااُمیدی کی حالت اُس عورت پر گذری۔ تس پر بھی صبر کر کے اپنی درخواست سے باز نہ آئی بلکہ رہائی کی اُمید کو قایم رکھا کیونکہ اپنے دل میں جانتی تھی کہ مسیح میں قوت اور رحم کثرت سے ہے غرض جیسے پہلی حکایت سے مسیح پر ایمان رکھنے کی خاصیت معلوم ہوئی ایسے ہی اِس ماجرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ واسطے مدد اور رہائی کے اُسی پر توکل بھی ہو۔ یہی ایمان اور یہی سچائی اچھی طرح اُن قصوں سے ثابت ہوتی ہے جو مسیح نے اُن لوگوں کو جن کے ایمان میں قصور پایا دکھلائے اور تنبیہ دی ✠

✠ پہلے ایمان کی تعریف بیان ہوئی تھی اب بے ایمانی کی تنبیہ کا ذکر ہے۔ لوقا کے آٹھویں باب میں مرقوم ہے کہ ایک وقت خداوند مسیح کشتی رواں میں سو گئے۔ اِسی عرصہ میں یکایک آندھی آئی شاگرد حتی المقدور حکمتیں استعمال میں لائے تاکہ کشتی کو سنبھالیں پر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ موج کا پانی کشتی میں آنے لگا اور ڈوبنے لگی۔ وہ سب بحالت نا اُمیدی چلاتے ہوئے مسیح کے پاس آئے کہ اُستاد اُستاد ہم ہلاک ہوتے ہیں۔ اُن کی آہٹ نے اُس کو جگا دیا اُسی وقت آندھی کو ڈانٹا اور دریا میں چین ہو گئی مسیح نے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کے اُن کو تنبیہ کی کہ کیوں تم ایسے ڈرے اور کس واسطے تم میں ایمان نہیں۔ اِس مقدمہ سے تم کو معلوم ہوگا کہ اُن کے دلوں میں قلت اُس توکل کی تھی جس کی تعریف وہ آگے کر چکا تھا ایمانداروں کو چاہئے کہ جب کوئی صدمہ یا بلائے عظیم یہانتک بھی غلبہ پاوے کہ اپنے بچنے کی اُمید باقی نہ دیکھیں تو بھی خدا کی قدرت اور رحم سے ہرگز نا اُمید نہ ہوویں ایسی نا اُمیدی بے ایمانی کا پھل ہے۔ حقیقت میں یہہ بے ایمانی اُن شاگردوں میں تھی کیونکہ اُنھوں نے مسیح کے معجزے بھی بہت دیکھے تھے اور اُس کی قوت اور بھلائی سے بھی واقف تھے یہہ کونسی بڑی بلا تھی جس سے باوجود ہونے مسیح کے اُسی کشتی پر اُنھوں نے اعتماد دیکھا ؟ کا نہ کیا۔ تمھاری ملالت کے خوف سے میں صرف ایک ہی اور مثال لاتا ہوں جو مرقس کے نویں باب میں لکھی ہے کسی لڑکے کا باپ اپنے بیٹے کو بیماری کی شدت میں لیکر مسیح کے شاگردوں کے پاس آیا اور وے اُس کو اچھا نہ کر سکے تب وہ دل میں نا اُمید ہو کر بحالت شک کے مسیح کے پاس آکر یوں کہنے لگا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہم پر رحم کر۔ مسیح نے کہا کہ اگر تو ایمان لا سکے تو کامل ایمان سے سب کچھ ہو سکتا ہے یعنے اگر تیرے دل میں میری قدرت اور رحم پر مستقل توکل ہو تو تیرا بیٹا اچھا ہو سکتا ہے اُسی وقت

اُس شخص نے چلاکر کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں میری بے ایمانی کو معاف کر۔ بہت مثالیں اِس قسم کی انجیل میں موجود ہیں لیکن جن چار کو ہمنے دونوں باتوں میں بیان کیا ہی اُن سے صاف معلوم ہوگا کہ مسیح کی قوت پر توکل کرنا ایمان ہی۔ اگر کوئی کہے کہ وہ صوبہ دار اور کنعانی عورت واسطے دنیاوی فواید کے ایمان رکھتے تھے اور نجاتِ روحانی چیز ہی اِن دونوں کا مقابلہ ہرگز نہیں ہو سکتا تو غور سے معلوم کرے کہ اگرچہ فوایدِ روحانی اور جسمانی الگ الگ ہیں پر دونوں کے لئے ایمان کی حد اور خاصیت ایک ہی ہی۔ اسی قسم کے ایمان سے نوح نے کشتی بنائی ابراہیم اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے آمادہ ہوا اور موسٰی نے مصر کی دولت اور حشمت سے خدا کے لوگوں کے ساتھ مفلس رہنا بہتر سمجھا۔ اگرچہ نتیجے اُن کے الگ الگ ہیں پر اصل ایمان ایک ہی ہی خواہ مسیح پر اِس نیت سے توکل رکھیں کہ دنیاوی آفات سے مخلصی بخشے خواہ یہیں مراد کہ روحانی اعدا یعنے شیطان دنیا نفس دوزخ غضب الٰہی سے نجات دیوے۔ فی الحقیقت حدِ ایمان کی ہماری حاجت پر موقوف ہی جس قدر ہماری حاجات ہوں اُسی قدر ایمان کی کثرت ہمارے دلوں میں ہونی چاہئے۔ پہلے ہم اپنے اعمال کو ساتھ قانونِ فرض کے معلوم کریں اور ہر ایک حکم کو جو روحانی طرح پر ہی سمجھ لیں جیسے کہ مسیح نے متی کے پانچویں باب اور چھٹے اور ساتویں باب میں تشریح کی ہی۔ خدا ہمارے دلوں میں یہہ خیال ڈالتا ہی کہ گناہ صرف نسیان سے ہی نہیں بلکہ بہتیرے گناہ ہم جان بوجھکے اور بہتیرے روشنی باطن کے برخلاف مغرور ہو کے از روئے سرکشی کے برعکس خدا کے کرتے ہیں۔ اِن گناہوں سے رہائی پانے کی اُمید میں مسیح پر توکل واجب ہی جیسے کہ پہلے بیان ہوا۔ اُس کے کفارہ کے خون پر جسے خدا نے ہماری مغفرت کے واسطے معین کیا بالکل بھروسا کرنا اور ایسی استعمال توکل کفارہ کی عدل کی گرفتاری اور قادرِ مطلق کے غضب سے ہم کو چھڑا سکتی ہی۔ جب کبھی ہمارا دل گناہ کو ڈر سے گھبراوے تو مسیح کے کفارہ پر مگینی کے ساتھ توکل کرنا واجب ہی۔ اپنی نیکی سے آنکھیں بند کرکے اُسی کی رہنمائی سے مدد کا خواہاں ہونا چاہئے ✚

ہماری سمجھ بھی بگڑ گئی جس سے شریعت کا سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہوا۔ کیونکہ دل تاریک ہی اُس تاریکی کو ہٹانے اور سخت دل کو نادانی اور سرکشی سے باز لانے کے واسطے روشنی الٰہی درکار ہی اِس کے لئے بھی خداوند مسیح پر اُسی طرح توکل ضرور ہی کیونکہ اُسمیں طاقت ہی اور وہ چاہتا بھی ہی کہ ایمان داروں کے دلوں کو روشن کرے اور اُن کو روحانی سمجھ بخشے اور اُن غلطیوں کو جو خیالی ہیں اور بنیاد اُن کی خدا کے کلام میں نہیں اور صرف انسان نے اپنے خام خیالوں سے پیدا کی ہیں صحیح کرے تمھیں چاہئے کہ اسی طرح متوکل ہو کر اُس سے درخواست کرو کہ موت کی ضلالت اور گناہ کی جہالت سے تمھیں رہائی عطا کرے لڑکے کی طرح اُس کے قدموں کے تلے بیٹھکر سیکھنے کی التجا رکھو اور اُس کی پروردگاری اور بندوبست سے بیدل نہ ہو۔ نجات کیواسطے جو کچھ مسیح نے سکھلایا اور روح قدس کی ہدایت سے تمھیں معلوم ہوا بالکل اُسی پر بھروسا رکھکے یہہ دعا کرو کہ تم کو قوت اور استعداد سیکھنے کی بخشے۔ جیسا اچھا طالب علم اپنے اُستاد کی نصیحتوں کو سیکھتا ہی اعتراض نہیں کرتا تم بھی ویسا ہی کرو۔ تم اپنے دل سے جانتے ہو کہ تم کمزور ہو فرمان برداری کی طاقت تم میں بالکل نہیں تمھاری جسمانی طبیعت ہمیشہ بُرائی کی طرف راغب اور دل کی خواہش ہمیشہ گناہ اور دنیا کی طرف متوجہ ہی۔ ہزاروں امتحان اِس دُنیا میں موجود ہیں جو تمھیں خدا کی طرف سے ہٹانے پر مستعد ہیں اور مایوس کرنے کو ہمیشہ آمادہ۔ اِس حالت میں اُسی کی امداد کے مشتاق ہو کے روحانی احکام کے ماننے میں توکل رکھو۔ جتنی اخلاقی اور روحانی خوبیاں تم میں تھیں اور جس قدر خدا اور عاقبت سے جدا ہو کر دنیا اور نفس اور شیطان کی طرف پھر گئی ہیں اُن سب کو پھر لوٹا کے خدا کی راہ پر لانا اپنی خوشی اور بہبودی کے لئے نہایت مطلوب ہی پر اپنی طاقت سے تم یہہ کام نہیں کر سکتے اور گناہ سے پاکیزگی کی طرف وہ دلی بازگشت جو خدا چاہتا ہی تمھاری طاقت سے بعید اور خدا کے فضل سے ممکن۔ اِس نعمت کیواسطے بھی توکل ہی درکار ہی۔ غرض ایمان لانا مسیح پر یہی ہی کہ سب روحانی برکتوں کے لئے جیسا کہ خدا نے مقرر کیا ہی اُسی پر مدار چاہئے اور ہر وقت اُس کی عادت ڈالنی واجب ہی یعنے ہر دم اپنے نفس کا انکار کرنا اور اپنی طبیعت کے برخلاف چلنا اور خدا کے فرمان کے مطابق عمل کرنا اور امداد صرف مسیح کی کامل تصور کرنی لازم ہی اُنکے استعمال میں سُست ہونا نہ چاہئے کیونکہ فوج دشمنوں کی غالب ہی اور تم میں جرأت نہیں۔ اگر ثابت قدم رہوگے تو وہ قادرِ مطلق تمھیں طاقت اور فتح دونوں بخشیگا ✚

ہمیں نے خاصیت اور حدِ ایمان کی بیان کر دی کہ واسطے بخشش گناہ کے توکل مسیح اور اُس کی امداد پر ہی جس سے تم گناہ کی پابندی سے چھوٹو۔ لیکن ایک امر باقی ہی کہ سکونت ہماری اِس دنیا میں چند روزہ ہی یہہ زندگی جلدی سے ختم ہونیوالی ہی اور ایک نئی فی الفور شروع ہونیکو جس کا انتہا کوئی نہیں جانتا اُس میں نامعاف گناہوں کی سزا ہمیشہ کے لئے سہنی پڑیگی اور ضروری خوشیوں اور خدا کی محبت کو دل میں دخل نہ ہوگا۔ پس حد ایمان کی گویا یہاں تک پہنچتی ہی اور بڑا درجہ رکھتی ہی کیونکہ ابد تک پہنچتی ہی اور ہمیشہ کی خوشی اسی ایمان اور توکل پر



موقوف ہی - یہہ ہمیشہ کی خوشی اور قوت اور خدا کی محبت اُسوقت میں بھی تمھیں تسلی اور تشفی بخشیگی جس وقت اِس دنیا کی چیزیں اور اِس جہان کی مدد تمہارے لئے کام نہ آویگی - جو کہ صاحب ایمان خدا کے کلام پر بھی توکل رکھتا ہی اور یقین جانتا ہی کہ ارواح ہر گز مجرد نہیں چھوڑی جاویگی اور اعضا اگرچہ قبر میں مٹی ہوجاتے ہیں لیکن وہ بھی پھر کسی وقت دوبارہ قایم کئے جاوینگے اور جلالی بدن میں جی اُٹھینگے اور اُس مبارک بادشاہت میں جو حکیم برحق اور قادر مطلق نے خوشی و دوام خواص اپنی کے لئے مہیا کی ہی دخل پاوینگے - اِس دائمی زندگی کی اُمید پر بھی توکل کرنا اِسی ایمان کا پھل ہی جس سے ہم جانتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح آپ آسمان پر عروج کرکے ہمارے لئے رہنما ہوا ہی اور ہم بھی اُس کے پیچھے پیچھے جانے والے ہیں - یہہ تشریح ایمان کی جو ہمنے اِسوقت بیان کی اور جس کا منشا توکل ہی واسطے نجات اور افضال متعلقہ اُس کے کافی ہی - اُسکا سمجھنا بہت آسان بلکہ اِسقدر آسان ہی کہ جاہل مطلق جن کو ذرہ بھی علم نہ ہو سمجھ لینگے کیونکہ ایمان کی بابت علما میں بہت تکرار پہلے بھی ہوتے آئے ہیں اور اب بھی ہوتے ہیں - لیکن یہہ ایسا صاف اور سیدھا مسئلہ ہی کہ ایمانداروں کو اچھی طرح معلوم ہی اور ساری تسلی اِسی پر موقوف ہی اور لازم ہی کہ یہہ مسئلہ سب مسایل میں سے صاف ہووے کیونکہ جس پر روح کی نجات موقوف ہو اُس کا سمجھنا عام اور خاص کو ضروری ہوتا ہی - بھلا اُس کو کون نہیں سمجھتا کہ ایمان اِن چیزوں پر توکل ہی یعنے دانائی راستبازی یسوع مسیح کی نجات - کیا اِس دنیا میں مفلس اور جاہل مدد مال اور علم کے لئے اُن تونگروں اور عالموں پر توکل نہیں کرتے جن کی دولت اور علم پر اُن کو اعتبار ہی - یہہ کسی آدمی کی سمجھ یا دانائی اُس سے کیا کم ہوگی کہ وہ اپنے اُستاد کے کہنے پر ایمان نہ رکھے خصوصاً جب اُستاد سب طرح کی دانائی اور راستی میں مشہور ہو اگر ایسا اعتقاد نہ رکھیں تو استفادہ کب ہوسکتا ہی اور بڑوں سے امداد کب مل سکتی ہی - قرضدار جب ادائے قرض کی اپنے آپ میں طاقت نہیں دیکھتا تو ضرور ضامن کا آسرا تکتا ہی پھر یہہ کیا مشکل ہی کہ آدمی جو جاہل اور ناچار اور گناہوں کے قرض سے دبا ہوا ہی شیطان سے دشمن کے ظلم اور اپنی طبیعی کیسے مغوی کے اغوا سے رہائی پانے کے لئے مسیح پر توکل رکھے - پس اگر ان باتوں کو جو روزمرہ انسان کے جسم میں ہو رہی ہیں فواید روحانی کے لئے ایک مسیح پر ہی ٹہرالیں تو نہایت آسانی ہی اور اِس سے روز بروز اعتبار واسطے مدد کے اور شکر واسطے فواید کے بڑھتا ہی +

منقولات

سلطان

جدید روم بھی ہندوستان کے مقدسوں کے نزدیک

بحکم حدیث

من تشبہ بقوم فہو منہم

کافر نکلے

اب تو مسلمانوں کا کہیں ٹھکانا نہیں رہا نہ سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہم بھی من تشبہ کی لپیٹ میں آہی گئے بیچارے مسلمانوں پر کیسی مشکل آن بنی ہی آج عید کا دن ہی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس ممبروں پر کس کا خطبہ پڑھیں کیا سلطان عبدالحمید خان کا (جسکو خدا بہت سی عیدیں نصیب کرے) وہ تو من تشبہ بقوم کی جھپیٹ میں آگیا اور نعوذ باللہ کافر ہوگیا +

مدراس کا شمس الاخبار مطبوعہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری لکھتا ہی کہ سلطان عبدالحمید خان کو سنہ ۱۸۶۷ء میں انکے باپ (چچا) پیرس (دار الخلافہ فرانس) میں واسطے دکھلانے نمایش گاہ کے لائے معلوم ہوتا ہی کہ اُس نمایش گاہ نے عبدالحمید خان کی آنکھیں کھولدیں اُنکو کمال شوق فرانس کی زبان سے پیدا ہوا اور اُنہوں نے وہ زبان سیکھی اور اُنکو یورپین قواعد اور لباس بھی نہایت پسند ہوا لہذا اُس زمانہ سے اور ابتک اُنکا دستور یہی ہی تاؤ یعنے یورپین پوشاک پہنتے ہیں اور یورپین قاعدوں کا برتاؤ کرتے ہیں + + + اور اشیاء منشی سے اُنکو کچھ شوق نہیں (جو ہمارے نزدیک ایک معزز تمغا مسلمانوں کا ہی) + + + اُنکی بی بی بھی ایک ہی ہی جسکے ساتھ یہہ ایک عمدگی سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں (جو ہمارے نزدیک ٹھیک ٹھیک سچا مسئلہ ٹھیٹ اسلام کا ہی) کیا دار الاسلام کے شیخ الاسلام بھی کافر ہوگئے ہیں جو کالا بوٹ اور بٹن لگی پتلون اور انگریزی یا فرانسیسی کوٹ اور لال پھندنے دار ٹوپی پہننے والے میز کرسی پر بیٹھنے والے چھوری کانٹے سے کھانے والے کو امیر المومنین اور سلطان حرمین شریفین بنایا ہی یا اب مکہ معظمہ میں بھی کوٹ پتلون اور پھندنے دار لال ٹوپی پہننے والوں کا خطبہ پڑھا

جاتا ہے خدا ہم چنین کند۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی فاعتبروا یااولی الابصار +

راقم
سید احمد
از تہذیب الاخلاق یکم شوال

مراسلات

خط

توجہ فرمائے نیازمندان جناب ایڈیٹر صاحب نورافشان سلامت +

تسلیم آپنے اپنے اخبار پربہار نورافشان نمبر ۳۹ میں موضع بیت ایل علاقہ جالنہ کی کیفیت درج فرماکے نیازمند کو ممنون ومشکور کیا۔ مگر کیفیت متذکرہ بالا بوجہہ مانع چند امورات کی مفصل نہ لکھی گئی تھی بنا٫ علیہ کمترین متصدیع خدمت شریف ہوں کہ موضع مذکور کی باقی کیفیت مندرجہ ذیل درج اخبار فرماوینگے تو کمال عنایت وبندہ نوازی ہوگی۔ جس جگہہ میں موضع بیت ایل آباد ہورہا ہی یہہ وہی جگہہ ہی جسکو قزاقوں نے اپنی پسندیدہ جائے پناہ قرار دیکے لوٹ کھسوٹ کے شغل کیا کرتے تھے۔ لیکن یہہ جگہہ بیچارے مسافروں کے لئیے بی آف بنگال تھی یعنے کوئی مسافر بجز الضرام قرار واقعی کے اپنی راہ طے نہ کرسکتا تھا۔ لیکن جب سے موضع مذکور آباد ہوا ہی ہرکس بلا دہشت اس ہولناک جگہہ کو جب جی چاہتا ہے طے کرتا ہی۔ موضع مذکور کے عین وسط میں ایک گرجا گھر تعمیر ہورہا ہی جناب پادری تارین نسے شاید ریصاحب کا قصد ہی کہ یہہ گرجا گھر رغنی اینٹوں اور روغنی کھپریلوں سے جگ مگ جگ مگ کیا جاوے۔ مگر جناب موصوف کی اس سے علی الخصوص خواہش ہی کہ کلیسیا کے بھائیوں کے دل روح القدس کے تجلیات سے نورانی ہوکے اندرونی (دلی) آرائش میں تابان ودرخشاں ہوں۔ اس گرجا گھر کی چار جہتوں میں چھہ چھہ مکان کی بنیاد ڈالی گئی ہی یعنے چھہ مکان مشرق میں چھہ مغرب میں چھہ شمال میں اور چھہ جنوب میں۔ اغلب کہ یہہ مکان تخمیناً دو برس بھر کے عرصہ میں تیار ہوجاوینگے موضع مذکور کے شرقی جانب میں تخمیناً ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ایک کنوا واقع ہی اُسکے اردگرد کی زمین غیر مزروعہ میں ستو پیڑ آنبہ کے اور پچاس پیڑ مختلف درختونکے لگائے گئے ہیں۔ وہانپر اکثر مسافر آرام پاتے ہیں۔ مگر آب بقا سے محروم چلے جاتے ہیں۔ کیا خوب ہوکہ وہاں ایک سنا دصبح سے تو شام تک رہی اور روحانی تشنگون کو روح القدس کے پانی سے متنبہ کیا کرے۔ ہمارے محب اس مجمع کی ترقی کے لئے دعا کرینگے مگر افسوس غیر قوموں اُن احبابونپر جو عیسائی مذہب کی ترقیوں سے خوب واقف ہیں۔ پھر بھی حتی الامکان اس مذہب پر حملہ آوری سے باز نہیں رہتے۔ بعضے احباب تو بڑی تپاک سے اپنی تحریروں اور تقریروں میں ظاہر کرتے ہیں کہ اب عیسائی مذہب ضعیفی پر ہی یقین کہ وہ چند عرصہ میں معدوم ہوجائیگا الخ۔ ایسے خیالونسے صریحاً اُن کی ناراضی مترشح ہی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بارش باران تفضلات خداوند کریم سے ایک عمدی علامت ہی لیکن بار ہا دیکھا وسُنا کہ غلہ فروش اُسکو نہایت گراں جانتے ہیں حتی کہ تدبیرات سخت انسداد بارش کے لئے کرتے ہیں۔ کوئی انسانکی ہڈیوں کے چرخہ بنا کے پھیرتا ہی کوئی دعا کرتا ہی مگر اس فعل ضعیف سے بارش بند نہیں ہوتی۔ محبو یہہ وہی مذہب ہی جو بادشاہوں کے ہولناک حملونسے نہیں رُوکا پھر کیونکر ممکن ہی کہ ایسی پوچ کوششوں کی پرواہ کرے۔ اب ہم دعا پر عریضہ ہذا کو ختم کرتے ہیں کہ خداوند کریم ہمارے دوستونپر اپنا فضل ورحمت نازل کرے اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز رکھے آمین +

راقم
حسین بیان مقام بھاوڑی جالنہ

اخبارات ملکی وولایتی

کابل چونکہ امیر نے قندھار کا موجودہ سٹاف اس قابل نہیں سمجھا کہ وہ کبھی باہر کے حملہ آور کو روک سکے اسواسطے اُس نے حکم دیا ہی ۶ رجمنٹ پیادہ ۴ رجمنٹ سوار اور ۲ باٹری توپخانہ وہاں مقیم رہیں۔ جنرل داؤد شاہ کو جو ہرات میں ہی ان فوجوں کی سرکردگی کا حکم ملا ہی۔ اُس نے اسکے علاوہ ۵ رجمنٹ سواروں اور ۲ باٹری کے ہمراہ لے لی ہیں +

امیر ہرات کو کابل اور افغانستان کی نالی سمجھتا ہی اسواسطے اُس نے اپنے درباریوں سے پوچھا ہی کہ ایسی جگہہ پر کسکو حاکم مقرر کرنا چاہیئے فی الحال مصطفے یہاں رہتا ہی لیکن امیر چاہتے ہیں کہ وہ کابل میں رہا کرے۔ کونسل کوئی ایسا آدمی نہیں تجویز کرسکتی جو ملکی اور جنگی اوصاف میں موصوف ہو +

اُنہوں نے بہت سے فکر کے بعد سردار محمد یعقوب خان کو جو قید میں ہی اس عہدہ کے لایق پایا ہی اور کہتے ہیں کہ ہماری رائے میں اس سے لایق زیادہ کوئی آدمی نہیں یہہ بات بھی امیر تک ظاہر نہیں کی گئی اور ابھی تک یہہ معاملہ زیر بحث ہی +

سردار ارسلا خان غلزی اور صدر اعظم میں ناچاقی ہوگئی ہی اور اُسکا بیان ہی کہ تین لاکھ روپیہ بابت بقایا ادا کرنیکے واسطے کہا گیا۔ تو میںنے نولاکھ روپیہ کے قریب امیر کے نام سے وصول کرلیا اور اس سبب سے تمام قوموں کا اعتبار



اُٹھتا جاتا ہی - اور ارسلا خان نے اسکا جواب طلب کیا لیکن صدر اعظم نے کچھ جواب نہ دیا اب تمام شہروں اور علاقوں میں بڑے بڑے آدمی صدر اعظم کی تخریب کے واسطے پوشیدہ مجلسیں کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہہ بات امیر پر ظاہر کردیں - امیر کا ایجنٹ ہر ایک طرف عام لوگوں کے خیالات معلوم کرنے اور یہہ دریافت کرنیکے واسطے روانہ ہوا ہی کہ افغانستان کے معاملات کا بخیالات عامہ کیا حال ہی - صدر اعظم کی بابت ہر ایک شخص بُرے خیالات رکھتا ہی اور چونکہ اب یہہ ایک عام خیال ہو گیا ہی اسواسطے یقین ہی کہ کوئی بڑا انقلاب واقعہ ہو ✣　　از رہبر ہند

بمبئی - ۲۳ - اکتوبر - گورنمنٹ ہوس پونا میں ایک کمیٹی کا اجلاس اسغرض سے ہوا کہ اسباب قحط کی نسبت غور کرے اس کمیٹی میں صاحب گورنر بمبئی نے منظور فرمایا ہی کہ عہ روپیہ عمارات مفید عام پر مقامات پونا و ستارہ و احمد نگر و بیلگام میں فوراً صرف کیا جاوے ✣

پشاور - یار محمد خان پیش خدمت امیر صاحب اور ملازمان نواب عطا محمد خان ہنوز پشاور میں ہیں معلوم ہوتا ہی کہ نواب صاحب بعد ملاقات نواب گورنر جنرل ہند واپس کابل میں تشریف لیجاوینگے - خاص پشاور میں اب ہیضہ کمی پر ہی لیکن مضافات پشاور میں اُسکا زور ہی - پچھلے ہفتہ ۹ واردا تیں ہیضہ کی شہر میں ہوئیں منجملہ ان کے ۳ مہلک ہوئیں - سوات سے جو لوگ آئے اُنکا بیان ہی کہ وہاں ہیضہ اب نہیں رہا - اخوند سوات مقام سیدو میں مقیم ہیں سیدو میں بھی ہیضہ اب نہیں ہی ✣

روس - حال میں اوری اینٹل کانگرس کا ایک جلسہ سنیٹ پیٹرزبرگ میں ہوا اور اُسمیں ڈاکٹر بیکنمار صاحب سابق حکیم کلکتہ نے ایک مضمون پڑھا جس میں صاحب موصوف نے بیان کیا کہ ہیضہ کا مرض ہندوستان سے روس میں کس طرح پہونچا - ایک اور کاغذ پادری لانگ صاحب نے پڑھا اور اُسمیں بیان کیا کہ قوم آریَن کسطرح وسط ایشیا میں پیدا ہوئی اور یورپ اور ہندوستان میں کیونکر پھیل گئی - یہہ دونوں مضامین نہایت ہی دلچسپ تھے ✣

سفیر کابل - نواب عطا محمد خان صاحب سفیر سرکار انگریزی متعینہ دربار کابل ۲۰ ماہ حال کو پشاور میں بعد ملاقات نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند داخل ہوئے اور اسیوقت کابل کو روانہ ہو گئے - سفیر صاحب کابل میں پانچ روز کے عرصہ میں پہونچ جاوینگے - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے کابل سے واپس بُلا لئے جانیکی جو افواہ تھی محض غلط ہی ✣

چین کے شمالی اضلاع میں سخت قحط کے نمایاں آثار دکھلائی دیتے ہیں - چونکہ وہاں کی گورنمنٹ روشنضمیر گورنمنٹ نہیں اسلئے خیال کیا گیا ہی کہ اگر قحط پڑا تو بیشمار مخلوق خدا ہلاک ہوگی ✣

ایران - معزز اخباروں کو معلوم ہوا ہی کہ بوجوہات چند در چند والی ایران ٹرکی کو اس حالت میں کسی طرح کی مدد نہ دینگے گو دونوں کا اصل مذہب ایک ہی ہی - یہہ بھی خیال کیا گیا ہی کہ یا تو فرمان فرمائے ایران روس کی پچھلی دوستی کا لحاظ کرتا ہی یا اُس سے دبتا ہی - علاوہ اس کے ایران کی فوج اس لایق نہیں کہ دور دراز کا سفر کر کے میدان میں کام دے - اور وہاں روپیہ بھی کمتر ہی ✣

کابل میں روسی سفیر کے آنے کی بات ابھی تک کچھ ظاہر نہیں ہوا - لیکن ناممکن ہی کہ ظاہر نہو اگرچہ امیر کابل کا اعتبار اُسکے خاندان کی سابق کارروائیوں کے لحاظ سے کچھ پوشیدہ نہیں تو بھی بہتر ہی کہ جنرل لمسڈن صاحب کی مانند کوئی دلیر اور سر ڈگلس فورسائتھ صاحب کی طرح کوئی مدبر یورپین کابل میں رہے - کچھ شبہ نہیں کہ ایسی کارروائی سے امیر صاحب انگلشیہ گورنمنٹ کی طرف سے ذرا مطمئن رہینگے ✣　　از وکیل ہندوستان

انتخاب تار برقی

لنڈن - ۱۹ - اکتوبر - یورپ کی تمام سلطنتیں بہ نسبت میں روس سے متفق ہیں کہ چھ ہفتہ سے زیادہ مہلت جنگ میں نہ ہووے اور انگلستان کا بھی ایسا ہی ارادہ معلوم ہوتا ہی ✣

لنڈن - ۲۰ - اکتوبر - انگلستان روم کی لڑائی میں اپنا دخل نہ روس کے خلاف دینا چاہتا ہی اور نہ روم کے ہاں البتہ اسقدر خبرگیری کیجاویگی کہ انگلستان کا کچھ نقصان نہو ✣

لنڈن - ۲۲ - اکتوبر - اُمید قوی ہی کہ اب جنگ نہ ہوگی اگرچہ روس طیاری کرتا ہی مگر اُسکا ارادہ بھی یہہ ہی ہی کہ جنگ نہ ہو - سرویہ اور مانٹینگرو میں ابھی تک لڑائی ہو رہی ہی مانٹینگرو میں میڈن نامی قلعہ لیا گیا مگر یہہ معلوم نہیں کہ کسنے لیا ✣

ملک یونان بھی لڑائی کی طیاری میں مصروف ہی - ترک پھر سرویہ والوں پر حملہ کرنے لگے ہیں - اور ایک خام قلعہ کھیروٹ پر ترکوں نے قبضہ کر لیا ہی - ترکوں نے مانٹینگرو کو اب چھوڑ دیا ہی - رومینیا بھی لڑائی کی طیاری کر رہا ہی ✣

روس - صلح کیواسطے یہہ شرط پیش کرتا ہی کہ اضلاع باغیان خود مختار کئے جاویں اور وے اپنا مالی و ملکی انتظام خود ہی کریں اور ہر ایک ضلع میں ایک افسر معہ کسیقدر

تو چلے رہا کرے تاکہ ہر یک بات کا انسداد ہوتا رہے۔ اخبار ٹمس نزکی کو صلاح دیتا ہی کہ اس شرط کو قبول کرنا چاہیے +

مدراس ۲۴- اکتوبر- طامس صاحب کلکٹر ٹنجور کو کسینے کھانے میں زہر دیدیا جب صاحب موصوف بہت بیمار ہوئے تو ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ آپکو کسینے زہر دیا جو قی طامس نے کی وہ ازمایش کیواسطے مدراس آئی ہی +

لنڈن ۲۴- اکتوبر- پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۲- دسمبر کو قرار پایا ہی +

لودیانہ

اس ہفتہ میں پھر بیماری کا زور زیادہ ہوگیا ہی- اسواسطے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے شہر میں دو پنج شفاخانہ حسب تجویز بابو گوکل چند صاحب اسسٹنٹ سرجن کے جاری کیے ہیں جنکے سبب سے بیمارونکو بہت مدد ملتی ہی +

کارسپانڈنٹ کوہ نور جو لودیانہ کی حالات لکھا کرتا ہی پھر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حقمیں لکھتا ہی کہ دریائے ستلج کا جو امانی بندوبست ہوا ہی وہ اچھا نہیں ہی اور شہر کے باشندے اس ضلع میں ملازم نہیں کیے جاتے سو ہم انکو ابہدایتاً سمجھاتے ہیں کہ ایسی تحریرات لا یعنی سے کچھ فایدہ نہیں ہی بہتر ہی کہ کوئی فایدہ عام کی بات تحریر کیا کریں نہ کہ ایسی تحریرات کہ جنسے سوائے بغض وحسد کے اور کچھ نہ ظاہر ہو +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا وہ عمدہ انتظام ہی کہ جس کی جس قدر تعریف کیجاوے بجا اور درست ہی حاسد کے حسد سے انتظام کی برائی نہیں ہو سکتی +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اس لئے رپورٹ نامکمل ہی مگر جن اضلاع سے مکمل رپورٹ آگئی تھی اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (۱۵۰۲۴) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں (۱۲۱۸۵) واقع ہوئی تھیں (۲۳۴۴) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں (۵۰۰) واقع ہوئی تھیں اموات ہیضہ اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل تھیں سیالکوٹ گجرات گوجرانوالہ لاہور ہزارہ جہلم راولپنڈی منٹگمری امرتسر شاہ پور پشاور ڈیرہ اسمٰعیلخان گورداسپورہ ضلع سیالکوٹ میں اموات ہیضہ (۱۲۴) نئے مبتلا شدہ و (۳۰) پیشتر مبتلا شدہ جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں مگر کثرت اموات کی پیشتر مبتلا شدہ قصبہ سیالکوٹ وسمبڑیال میں واقع ہوئی قصبہ سیالکوٹ میں (۲۹) اموات اس مرض سے وسمبڑیال میں (۱۹) اموات درج رجسٹر ہوئیں (۱۱) اموات موضع پال باجوہ میں (۹) اموات بولومانی مسلمان میں اور (۷) (۷) اموات موضعات دیروالہ وچار بارکے میں درج رجسٹر ہوئیں اور کسی جگہہ میں (۴) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع گجرات میں (۱۱) جگہوں میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئیں (۶) جگہہ ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں سے قصبہ گجرات میں (۹) وشادی وال میں (۱۵) اموات درج رجسٹر ہوئیں یہہ مرض نہایت مہلک طور پر چھوٹے موضع باگڑیانوالہ میں جسکی آبادی (۱۶۱۹) ہی جاری ہی (۱۷) اموات اس میں درج رجسٹر ہوئیں اور کسی جگہہ میں (۵) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع گوجرانوالہ میں یہہ مرض (۱۰) جگہوں میں جاری ہی (۵) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں پیشتر مبتلا شدہ موضعات دلیروالہ و کوٹ بھوانیداس اس مرض سے شدت سے برداشت کر رہے ہیں (۱۲) اموات موضع دلیروالہ میں اور (۹) اموات کوٹ بھوانیداس میں درج رجسٹر ہوئیں باقی کسی جگہہ میں (۴) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع لاہور میں (۱۰) جگہوں میں اموات ہیضہ واقع ہوئیں (۵) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں مگر ماسوائے موضع باگڑی نئے مبتلا شدہ اور پیشتر مبتلا شدہ موضع ویران کے جس میں (۵) و (۴) اموات درج رجسٹر ہوئیں باقی کسی جگہہ میں (۳) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں ضلع ہزارہ میں اموات ہیضہ (۱۱) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں (۷) جگہہ ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں ان میں سے موضع پرالہ میں (۲) اموات اور باقی (۶) موضعات میں ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی قصبہ ہری پور میں (۷) اموات واکرو رمیں (۴) اموات اس مرض سے واقع ہوئیں ضلع جہلم میں مرض ہیضہ (۵) جگہوں میں جاری ہی ان میں سے ایک جگہہ میں یہہ مرض ہفتہ حال میں جاری ہوا جس میں ایک موت واقع ہوئی پیشتر مبتلا شدہ جگہوں میں قصبہ پنڈ دادنخان میں (۱۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں باقی کسی جگہہ میں (۲) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں (۲۲) جگہہ ضلع راولپنڈی میں جن میں یہہ مرض جاری ہی (۸) ان میں سے ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں جن میں ایک ایک موت واقع ہوئی پیشتر مبتلا شدہ جگہوں میں سے (۳) اموات سے زیادہ کسی میں درج رجسٹر نہیں ہوئیں

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

